www.KitaboSunnat.com

قسط ۷ (پروفیسر محمد دین قاسمی)

اشتراکیت کی درآمد، قرآن کے جعلی پرمٹ پر

کارل مارکس اور لینن کی اشتراکیت اور پرویز صاحب کا نظامِ ربوبیت

سوشلزم یا کمیونزم کیا نظام ہے؟ پرویز صاحب نے اس سوال کا جواب بڑی تفصیل سے اپنی مختلف کتب میں دیا ہے۔

> کمیونزم کا جو تجربہ روس میں ہو رہا ہے نوعِ انسانی کے لیے بدترین تجربہ ہے جس میں اوّل تو انسانی زندگی اور حیوانی زندگی میں فرق نہیں کیا جا سکتا، دونوں کی زندگی محض طبعی زندگی سمجھی جاتی ہے، جس کا خاتمہ موت کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس میں انسانیت کے تقاضے، طبعی تقاضوں سے زیادہ کچھ نہیں سمجھے جاتے .... میں نے ایک مدت تک اس تحریک کا دقتِ نظر سے مطالعہ کیا...... اس مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ تحریک انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہے، اس تصور سے میری روح کانپ اٹھتی ہے کہ اگر یہ نظام کہیں ساری دنیا پر مسلط ہو گیا تو اس سے وہ کس عذابِ الیم میں مبتلا ہو جائے گی۔
>
> (نظامِ ربوبیت ص ۲۲)
>
> سوشلزم کا نظام، نظامِ سرمایہ داری سے بھی زیادہ بدترین نتائج پیدا کرتا ہے وہ اس طرح کہ جب مختلف کارخانے (محنت گاہیں) مختلف مالکوں کے ہوں تو کم از کم مزدور کو یہ ذہنی اطمینان ضرور حاصل رہتا ہے کہ اگر اس کارخانہ میں حسبِ پسند کام اور اجرت نہ ملے گی تو میں کسی اور جگہ کام تلاش کر لوں گا، لیکن سوشلزم میں چونکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام محنت گاہوں کا مالک ایک ہی ہوتا ہے یعنی حکومت، اس لیے مزدور سے یہ ذہنی اطمینان بھی چھن جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بے بس قیدی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ (نظامِ ربوبیت ص ۳۲۶)

★ — اگر محنت کش، نظامِ سرمایہ داری میں اپنے آپ کو مجبور پاتا تھا تو سوشلزم میں مجبور تر سمجھتا ہے اور یہی چیز اس نظام کی ناکامی کی بنیادی وجہ ہے، محنت کش سے یہ کہنا کہ — جو کچھ ہم تمہیں دیتے ہیں تمہیں اس پر کام کرنا ہوگا، طوعاً نہ کرو گے تو کرہاً کرایا جائے گا۔ اور تم اُسے چھوڑ کر کہیں اور جا بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ رزق کے تمام دروازوں پر ہمارا ہی کنٹرول ہے" — یہ ایسا جہنم ہے جس کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔ (نظامِ ربوبیت ص ۴۳۷)

★ — روس کا تجربہ شاہد ہے کہ انھوں نے عوام کو (محتاجوں اور غریبوں کو) یہ کہہ کر کہ — "اٹھو اور امیروں کو لوٹ لو، ان کی دولت و حشمت کے مالک تم بن جاؤ گے" — انہیں بے پناہ قربانیوں کے لیے آمادہ کر دیا، انھوں نے اس نشہ سے مدہوش ہو کر ہنگامی طور پر وہ کچھ کر دیا جسے دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں رہ گئی، لیکن جب ان کا نشہ اُتر گیا تو ایثار و قربانی کا وہ جذبہ بھی ختم ہوگیا، اس کے بعد جب ان محنت کشوں سے کہا گیا کہ — "تم زیادہ سے زیادہ محنت کرو اور اس میں سے بقدر اپنی ضرورت کے لے لو" — تو انہوں نے کہا — "سرکار! پھر اس میں اور قدیم نظامِ سرمایہ داری میں کیا فرق ہے؟ اس میں کارخانہ دار ہم سے زیادہ سے زیادہ محنت کرواتا تھا اور ہمیں بقدر ضروریات کے دیتا تھا، یہی کچھ اب آپ کرنا چاہتے ہیں، ہم ایسا کیوں کریں؟" — اس کا کوئی اطمینان بخش جواب ان کے پاس نہ تھا، انھوں نے اپنا نظام قائم رکھنے کے لیے ڈنڈے سے کام لینا چاہا، یہ کچھ وقت کے لیے تو چلا لیکن پھر ناکام رہ گیا۔ کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام قوت کے بل پر مسلسل نہیں چل سکتا۔ اس لیے مجبور ہو کر روس والوں کو اپنے نظام میں تبدیلی کرنا پڑی[1]

(نظامِ ربوبیت صـ ۴۹۴)

★ــــ پردہ اٹھا کر دیکھئے تو اس (سوشلزم ــ قاسمی) کے پیکر میں سرمایہ داری ہی کی روح کار فرما نظر آئے گی، فرق صرف اصطلاحات کا ہو گا۔ نظام سرمایہ داری میں وسائلِ پیداوار افراد کی ملکیت میں رہتے ہیں۔ سوشلزم میں یہ وسائل افراد کے اس گروہ کے ہاتھ میں آ جاتے ہیں جو مملکت کے اقتدار پر قابض ہو جاتا ہے۔ غریب محنت کش ویسے کا ویسا ہی محتاج و محکوم رہتا ہے۔ اسی حقیقت کے پیشِ نظر اقبالؒ نے کہا تھا کہ:

؎ نظامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا
طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

(تفسیر مطالب الفرقان ج ۱ صـ ۱۱۷)

★ــــ اس نظام (سوشلزم) میں محنت کش کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی ہے۔ پہلے اگر اس کی ایک مالک سے نہیں بنتی تھی تو وہ اُسے چھوڑ کر کسی اور کی ملازمت اختیار کر لیتا تھا۔ اب چونکہ وسائلِ رزق پر کلی اجارہ داری اسٹیٹ کی ہوتی ہے۔ اس لیے وہ اس کا دروازہ چھوڑ کر کہیں اور جا ہی نہیں سکتا۔ یہ ملوکیت کی بدترین شکل ہے، یہی وہ جہنم ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا

---

[1] یہ تبدیلی کیا تھی؟ پرویز صاحب اسے بیان نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ ان کے خود ساختہ "نظامِ ربوبیت" کے خلاف ہے ــ یہ تبدیلی یہ تھی کہ "مفادِ خویش" کے جذبہ کو تحریک دینے کے لیے چھوٹے پیمانے پر ذاتی ملکیت کے اصول کو رواج دیا گیا۔ اسے واشگاف الفاظ میں بیان کرنا تو درکنار اشارے کنائے سے بھی اُسے ذکر کرنے سے پرویز صاحب نے جس وجہ سے گریز کیا ہے وہ ناقابلِ فہم نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْہَا (الحج - ۲۲) جب وہ غم و اندوہ کے اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو انہیں پھر اس میں دھکیل دیا جائے گا۔"

(تفسیر مطالب الفرقان ج ۱، ص ۱۱۷)

اشتراکیت کے اس نظام کو "غم و اندوہ کا عذاب" "جہنم کا نمونہ" "ملوکیت کی بدترین شکل" اور نہ جانے کیا کچھ قرار دینے کے بعد، یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

★ —— "جہاں تک کمیونزم کے معاشی نظام کا تعلق ہے وہ قرآن کے تجویز کردہ معاشی نظام کے مماثل ہے۔"

(نظامِ ربوبیت، ص ۳۵۸)

★ —— اس وقت کمیونزم کی طرف سے دنیا کے سامنے اس کا معاشی نظام پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کا فلسفہ نہیں، اس نظام کے متعلق بدلائل و شواہد بتایا جا رہا ہے کہ یہ سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلہ میں انسانیت کے لیے آیۂ رحمت ہے۔ اور یہ واقعہ بھی ہے[1]۔

(نظامِ ربوبیت، ص ۳۹۸)

★ —— دوسری طرف کمیونزم ہے جس کا نظام تو قرآنی نظام کے مماثل ہے لیکن اس کا فلسفۂ حیات، قرآنی فلسفۂ زندگی کی نقیض ہے۔"

(نظامِ ربوبیت ص ۴۰۶)

مودودی پرویز

یہاں ایک بات قابلِ غور ہے۔ پرویز صاحب کا باصرار یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کا معاشی نظام اور اشتراکیت (خواہ اس کا نام مارکسزم ہو، سوشلزم ہو یا کمیونزم ہو) کا نظام باہم مماثل ہیں۔ لیکن دوسری طرف، جمہور علماء کی

---

[1] اسی آیۂ رحمت" نظام کے متعلق، پرویز صاحب اسی کتاب کے شروع میں فرما چکے ہیں کہ "کمیونزم کا جو تجربہ روس میں ہو رہا ہے نوعِ انسانی کے لیے بدترین تجربہ ہے۔۔۔ میں نے ایک مدت تک دقتِ نظر سے مطالعہ کیا۔۔۔۔ اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ تحریک انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اس تصور سے میری روح کانپ اٹھتی ہے کہ اگر یہ نظام کہیں ساری دنیا پر مسلط ہو گیا تو اس سے وہ کس عذابِ الیم میں مبتلا ہو جائے گی۔

(نظامِ ربوبیت صد ۲۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمنوائی میں مولانا مودودیؒ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ (۱) اسلام اور سرمایہ دارانہ نظام کے فلسفہ ہائے حیات میں بھی مکمل منافات پائی جاتی ہے اور (۲) فلسفۂ حیات کے علاوہ دونوں کے اصول وارکان میں بھی بونِ بعید ہے۔ صرف ایک چیز دونوں میں مشترک ہے اور وہ ہے ذاتی ملکیت کا حق۔ بقول مولانا مودودیؒ یہ حق اسلام میں بھی مسلّم ہے اور نظامِ سرمایہ داری میں بھی۔ لیکن صرف اتنی بات پر جناب پرویز صاحب کے نزدیک علماء کرام اور مودودی صاحب کا تصور اسلام "سرمایہ دارانہ" ہو جاتا ہے۔ لیکن خود پرویز صاحب مارکسزم کے پورے معاشی نظام کو برملا اسلام کے معاشی نظام کے مماثل قرار دینے کے باوجود نہ تو مارکسسٹ کہلوانا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی سوشلسٹ یا کمیونسٹ اور نہ ہی اپنے پیش کردہ نظام کو اشتراکی نظام لکھنے کے لیے تیار ہیں۔ بلکہ وہ اسے خود اپنی طرف سے ایک نام دیتے ہیں ـــ "نظامِ ربوبیت" لیکن اس لیبل کے پیچھے جو کچھ ہے وہ اشتراکیت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

یہ ستم ظریفی بھی قابلِ داد ہے کہ جب وہ اشتراکیت کی ایک ایک شق کو مطابقِ قرآن ثابت کرنے پر تل جاتے ہیں۔ تو خود انہیں بھی احساس ہے کہ لوگ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ـــ "یہ تو بالکل کمیونزم ہی ہے۔ جسے قرآن کا نام لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔" نہیں بلکہ ـــ "دراصل یہ تو عین اشتراکیت ہی ہے جسے اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا جا رہا ہے"، تو وہ پہلے تو انہیں "سطح بین لوگ" قرار دیتے ہیں اور پھر انہیں جہالت اور بے علمی کا یہ طعنہ دیتے ہیں کہ۔ "تم نہ تو قرآن ہی کو جانتے ہو اور نہ ہی اشتراکیت کو۔ تم جاہل مطلق ہو، بھلا علم کی ان باتوں سے تمہیں کیا سروکار؟"

"جو کچھ قرآنِ مجید سے میں سمجھا ہوں وہ یہی ہے کہ قرآن کسی کے پاس فاضلہ دولت نہیں رہنے دیتا۔ اور وسائلِ پیداوار پر خواہ وہ فطری ہوں یا مصنوعی، کسی کی ذاتی ملکیت کے اصول کو تسلیم نہیں کرتا، خواہ ملکیت افراد کی ہو یا اسٹیٹ کی۔ اس مقام پر اکثر سطح بین حضرات فوراً کہہ اٹھیں گے کہ ـــ یہ عجیب بات ہے کہ میں ایک طرف کمیونزم کو انسانیت کا بدترین دشمن قرار دیتا ہوں اور دوسری طرف اسلام، جو کچھ پیش کرتا ہے، اسے اشتراکیت پیش کرتی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوعِ انسانی کے حق میں آبِ حیات تصور کرتا ہوں، بعض لوگ شاید اس سے بھی آگے بڑھیں اور کہیں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے، یہ اشتراکیت ہی ہے۔ جسے اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ آپ تمہن کتاب میں دیکھیں گے، اس قسم کی باتیں، ان لوگوں کی طرف سے پیش کی جاتی رہی ہیں جو نہ یہ جانتے ہیں کہ کمیونزم کیا ہے اور نہ یہ کہ اسلام کیا ہے؟"

(نظامِ ربوبیت صـ ۲۳)

اعتذار

گزشتہ ماہ (مئی) کے شمارہ "محدث" میں شائع کئے جانے والے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کے مضمون بعنوان "تقابلِ ادیان" کے صفحہ ۵۸۷ پر تحریر شدہ قول "اَلْاِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ" کہ سند مومن کا ہتھیار ہے۔ عبداللہ ابن المبارکؒ کی طرف غلط منسوب کر دیا گیا ہے۔ جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔

دراصل یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ جو "جامع الاصول" کے مقدمہ میں مندرج ہے۔ جبکہ عبداللہ ابن المبارکؒ کا صحیح قول مقدمہ "صحیح مسلم" میں بایں الفاظ منقول ہے اَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَاشَآءَ یعنی سند دین کا جزء ہے اگر سند نہ ہوتی تو جو جو چاہتا جیسے چاہتا بات ہانک دیتا۔

قارئینِ "مُحَدِّث" ادارہ کے اس تساہل کو نظر انداز کرتے ہوئے تصحیح فرمالیں شکریہ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ